رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

جلد ۳ | ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۵ء | سہ شنبہ | مطابق ۶ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۲

## ضروری اطلاع

### ہمارے احباب خواجہ صاحب کو فرداً فرداً جواب نہ دیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بارہ میں جو حلفیہ شہادتیں خواجہ صاحب نے اِن دنوں احمدی برادران و بزرگان ملت سے طلب کی ہیں اُنکی نسبت جُدا جُدا طبع آزمائی کی ضرورت نہیں سلسلہ عالیہ کے مرکز اور مقام خلافت ہی سے سب کا یکجائی جواب انشاء اللہ کافی و تشفی بخش ہو جائے گا جس کے شائع ہونیکی عنقریب امید کی جاتی ہے وباللہ التوفیق۔ احباب کی اطلاع کے لئے ان چند سطور کا اعلان ضروری سمجھا گیا جن دوستوں کی نظر سے یہ اعلان گزرے وہ دوسرے بھائیوں کو بھی آگاہ کردیں۔

والسلام

(ایڈیٹر الفضل)

## مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت اچھی ہے فالحمدللہ

**چودھری فتح محمد** صاحب کے پاس جاکر تبلیغ کے کام میں مدد دینے کے لئے قاضی عبداللہ صاحب بی اے تجویز ہوئے ہیں صاحب ضلع کے ہاں سے پروانہ راہداری بھی ملگیا ہے انشاء اللہ عید پڑھ کر روانہ ہو جائینگے ❖

**انجمن یادگار احمد** کا تازہ ٹریکٹ موسومہ کسر صلیب نمبر ۲ شائع ہوگیا۔ قابل قدر ہے اور لائق دید ہے۔ بیرونجات کے احباب منگا کر تقسیم کریں قیمت فی نسخہ ۲ر اور ۱۰۰ فی سینکڑا۔ سکرٹری صاحب انجمن موصوفہ قادیان سے ملے گا ❖

**ایک والئے ریاست** نے اپنے معتمد کے ذریعہ حضرت امام اولوالعزم کے حضور خواہش ظاہر کی کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں تو ہم سلسلہ احمدیہ کے متعلق کچھ سننا چاہتے ہیں حضور نے جواب لکھایا کہ پیاسا کنوئیں کے پاس آتا ہے کنواں پیاسے کے پاس نہیں جایا کرتا۔ ہاں اگر آپکو واقعی حق کی تلاش ہے تو ہم اپنے علماء بھیج سکتے ہیں بشرطیکہ آپ انکے حفظ جان آبرو وغیرہ کے ذمہ وار ہوں (مفہوم)

## اخبار احمدیہ

**ماچھی واڑہ** سے ماسٹر ماموں خان صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ میں یہاں کے گرد و نواح میں بغرض تبلیغ گیا اور بفضلہ تعالیٰ تبلیغ کے لئے اچھے موقعے ملتے رہے۔ اور تسلی بخش تبلیغ کیگئی لوگوں نے بھی خوب دلچسپی اور توجہ سے سُنا۔ فالحمدللہ۔ امید ہے کہ بعض سعید الفطرت تو انشاء اللہ جلد ہی حق کو قبول کرلینگے ❖

**آگرہ** سے میر فضل احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی میر محمد صاحب جب سے یہاں تشریف لائے ہیں ہر طبقہ کے لوگوں میں احمدیت کا چرچا ہو رہا ہے اور ماشاء اللہ مولوی صاحب کے عمدہ نمونہ سے لوگوں پر خاص اثر پڑتا ہے اسی وجہ سے لوگوں کو سلسلہ کے ساتھ دلچسپی پیدا ہو رہی ہے ❖

**گوجرہ** سے سید عابد علی شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ بابو محمد رشید صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر گوجرہ کی تبدیلی پر ہم نے ایک الوداعی جلسہ کیا۔ امیر مرزا محمود بیگ صاحب اور چندہ دینے

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

تقریر کی۔ دوسرے دن پھر جلسہ ہوا۔ بہت سے غیر احمدی بھی موجود تھے حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی پر تقریریں ہوئیں حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ ایک صاحب نے بیعت بھی کی ✣

لاہور سے مکرم محبوب عالم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میں درد گردہ سے بیمار ہوں سب احمدی احباب انکے لئے دعا کریں ✣

بھڈواہ (جموں) سے مولوی غلام نبی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۷ جولائی کو جمعہ کے روز ایک مولوی سے مباحثہ ہونے والا ہے۔ متقابل مولوی حیات مسیح پر پرچہ لکھے گا۔ اور میں وفات مسیح پر لکھونگا مفصل رپورٹ انشاء اللہ پھر دیجائیگی ✣

شادیوال میں ایک احمدی دوست میاں امام بخش صاحب کشمیری فوت ہوگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کا جنازہ پڑھیں ✣

## فتاویٰ احمدیہ

**شادیوں میں عورتوں کے گیت** ایک شخص نے حضرت صاحب (ایدہ اللہ) کی خدمت میں لکھا کہ ہمارے ملک میں عورتیں ایسے گیت گاتی ہیں جنمیں صرف دولہا دلھن کی باتیں ہوتی ہیں ان کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ ✣

**جواب** حضور نے لکھوایا کہ شادی کے موقع پر کوئی گیت گالیں تو گناہ نہیں بشرطیکہ اس میں فحش اور لغو باتیں نہ ہوں اور بے حیائی سے نہ گایا جائے ✣

**روزہ کا فدیہ اور اس کا مصرف** ایک شخص نے لکھا کہ میری بیوی دائم المرض ہے روزہ نہیں رکھ سکتی۔ اس کا فدیہ نہیں کس کو کھلاویں یا اس کی قیمت قادیان بھیج دیں ✣

**جواب** فرمایا کہ خواہ یہاں بھیجدیں خواہ وہیں مستحق مساکین کو کھلادیں جنمیں احمدی و غیر احمدی کی کوئی تخصیص نہیں ✣

**سفری پیشہ یا ملازمت میں نماز و روزہ کا حکم** ایک شخص نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا کہ مجھے اپنے کام کے دورہ میں اکثر کئی کوس پیدل چلنا پڑتا ہے تو میرے لئے نماز کو قصر اور روزہ کو افطار کرنیکی اجازت ہوسکتی ہے یا نہیں؟

**جواب** حضرت نے فرمایا کہ جس کا پیشہ اور ملازمت ہی ایسی ہو کہ اسمیں سفر کرنا پڑتا ہو اسکے لئے نماز میں قصر ☞ اور روزہ کا قضاء کرنا جائز نہیں ✣

## خبریں

**جنگ** ایک تازہ پیام برقی سے پایا جاتا ہے کہ ترک علیحدہ صلح کر لینے پر مائل ہیں۔ انکے وکلاء بھی گفتگوئے مصالحت کی غرض سے روانہ ہو چکے ہیں۔ اسی تارخبر میں یہ بھی ذکر ہے کہ جرمن فوجی اٹاچی اپنے کاغذاتِ سفارت لیکر قسطنطنیہ سے چل دیا ہے۔

فرانس کا ایک مراسلہ سرکاری منظر ہے۔ دردانیال کی لڑائی میں پچھلے ہفتے افواج متحدہ نے ایک تند دار حملہ کے بعد ترکی سکنڈ لائن پر خوب آگ برسائی اور کامیابی حاصل کی ✣

پیٹروگراڈ (پایہ تخت روس) کی سرکاری خبر ۱۵ - ۷ - اہے کہ بیرونی چوکیوں پر چند جھڑپیں ہونے کے بعد دشمن نے دریائے ونڈ اوا اور دڈنا کے دائیں کناروں پر قبضہ کر لیا۔ اور وہ جانب مشرق برابر بڑھا چلا آرہا تھا لیکن پنجشنبہ گذشتہ کی شب کو جو اس نے اور یجٹز سے جانب مغرب پُر زور حملے کئے تو نقصان کثیر اس کو پسپا ہونا پڑا۔ دریائے ویپرز اور بگ کے درمیان جنگ بشدت جاری ہے۔ گراؤنگ کے قریب دریائے نیمر کو عبور کرتی ہوئی غنیم کی دو بڑی جمعیتوں پر روسیوں نے حملہ کیا ✣

روسی پایہ تخت کے مبصرانِ فنِ حرب کا بیان ہے کہ شمال کی جانب سے ملاوا اور سار بلوے اور دریائے بستا کے درمیان ستو میل کے محاذ پر جرمن پیشقدمی شروع ہوگئی ہے۔ اور دلدلیں غنیم کے سامنے ہیں۔ روسیوں نے درمیانی رقبہ میں مدافعت کا یہ سامان کیا ہے کہ انسی میل تک تو شمال سے جنوب تک قلعبندی کر رکھی ہے اور ۱۲۰ میل مغرب سے مشرق تک۔ جرمنوں کو ہر جگہ آمنے سامنے ہو کے لڑنا پڑیگا اور روسی اسبات کی تیاری کر رہے ہیں کہ جس طرح گلیشیا میں کیا تھا اسی طرح غنیم کو مہلت دیدیں کہ لڑیں اور مسلسل حملوں میں تھکا تھکا کے اس کا زور توڑیں ✣

روما (پایہ تخت اٹلی) کا ایک پیام برقی منظر ہے کہ آسٹروی فوجوں نے دس ہزار فیٹ اونچے دو دروں کو عبور کر کے اطالین مورچوں پر قبضہ کرنا چاہا تھا مگر پسپا کر دیگئیں۔ پھر اطالین دونوں دروں پر قابض ہوگئے ✣

روسی معرکوں کے متعلق ۱۸ جولائی کا پیام برقی منظر ہے کہ دریائے اور یجٹز اپر بڑی خونریز لڑائی شروع ہوئی۔ دشمن کی تین پلٹنیں دریا کو عبور کر آئی تھیں۔ روسیوں نے غضبناک ہو کر ان پر جوابی حملہ کیا۔ اور غنیم کو سنگینوں کے آگے رکھ لیا ✣

جرمن جمعیت کے بارہ میں مبصروں کا خیال ہے کہ گلیشیا لوبلن کے محاذ پر غنیم کی چھ فوجیں ہیں اور شمالی محاذ پر تین آرمی اور ایک بڑا رسالہ ✣

مغربی میدان کارزار میں دشمن نے ۱۶ - ۱۷ جولائی کی شب کو بڑی آتشباری کی۔ ۴۴ ہزار ریل گولے پھینکے۔ پھر ایک اچانک حملہ کرنا چاہا مگر ناکام رہا۔ فرنچ طیاروں نے مارے گولوں کے ملٹری سٹیشن چونی کا ناس کر دیا۔ سب سے پہلے سامان جنگ کا نقصان ہوا ✣

پیرس کی ایک سرکاری اطلاع ہے کہ آرگون میں جرمنوں نے صرف ایک ہلہ ۱۴ کی شب کو کیا تھا مگر خونریز لڑائی کے بعد پسپا کئے گئے ✣

ایک سرکاری نوٹ میں اس افواہ کی تردید کیگئی ہے کہ آرگون میں ولیعہد جرمنی نے کوئی کامیابی حاصل کی۔ بلکہ بجائے فتح کے اس کو ناکامی ہوئی ہے۔ شروع شروع میں جو ذرا ظہور عارضی سُرخروئی اس کو نصیب ہوئی۔ وہ بھی کثیر المقدار گیسوں کے سبب تھی۔ اسی کو مبالغہ سے جرمنی والے فتح و کامیابی مشہور کرتے ہیں۔ اور فرانسیسیوں کے نہایت کامیاب جوابی حملوں کا ذکر ہی نہیں کرتے۔ فرانس کی کوئی توپ نہ بیکار کیگئی نہ گرفتار۔ حالانکہ جرمنی کا بڑا بھاری نقصان ہوا ✣

جرمن سرمایہ داروں نے حال میں اپنے قیصر سے یہ کہا ہے کہ اگر لڑائی نے اور طول کھینچا تو جرمنی کا دیوالہ نکل جائیگا ✣

**مختلف** بنگال کی طغیانی کا زور نرائن گنج تک پہنچ گیا ہے۔ سب ڈویژن کے بہت سے حصص پر پانی پھر گیا اور سنی وغیرہ کی فصل کو نقصان عظیم پہنچا ہے ایسٹرن بنگال ریلوے کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تین پل گر گئے اور جگہ جگہ لائن پر غار پڑ گئے۔ گاڑی کی آمد و رفت کہیں دس روز میں جاکے از سر نو جاری ہوگی فی الحال سٹیمر سے کام چلا رہے ہیں کلکتہ کی تار خبروں میں آسام اور برہما کی طغیانی کے حالات ....

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۵ء

## حیاتِ مسیح کا ثبوت

اللہ تعالیٰ نے انسان اور نیز تمام کائنات کے متعلق جو آئین و قوانین مقرر فرمائے ہیں وہ کبھی ٹلا نہیں کرتے۔ ہاں بعض ایسے خوارق البتہ ظہور میں آجاتے ہیں جو فی الحقیقت تو سنت اللہ کے خلاف نہیں ہوتے۔ مگر ظاہر بینوں کے سفلی فہم میں انکی کنہہ نہیں آسکتی۔ قرآن کریم اسی خالق فطرت کا قول ہے جس کا فعل تمام موجوداتِ عالم ہیں۔ بشر جیسی کمزور ہستی بھی بشرطیکہ مرد عاقل ہو کبھی پسند نہیں کرتی کہ اسکے قول و فعل میں تناقض نظر آئے۔ پھر الٰہی قول و فعل تو بدرجہ اولیٰ اس عیب سے پاک ہونا چاہیئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسئلہ مندرجہ عنوان کے متعلق جو شہادت ہمیں مظاہر قدرت سے ملتی ہے یعنی یہ کہ مرنا سب کیلئے ہے۔ اور مر کر دوبارہ اس دنیا میں کوئی نہیں آیا کرتا۔ اسی کی تصدیق و تائید ہم جابجا خدا کی کتاب پاک میں صاف و صریح طور پر پاتے ہیں ٭

یہ ایک بہت پرانی اور بوسیدہ بحث ہے جس سے ہوشمندوں کا تو شائد بچہ بچہ واقف ہوگا۔ ہاں "قومٌ لا یعقلون" کا ذکر نہیں۔ لیکن اسی زمین پر چلنے والوں میں ایک قوم ہے جو تمام قوانین فطرتیہ اور سنن الٰہیہ کو بالائے طاق رکھ کر آج بھی اس خیال خام پر جمی ہوئی ہے کہ مریم صدیقہ کا فرزند رشید مسیح ناصری (علیہما السلام) دو ہزار سال سے تا حال زندہ ہے۔ کاشکہ یہ لوگ حیات جسمانی کے بودے اور بے بنیاد عقیدہ پر مصر نہ ہوتے تو بالکل صاف و سیدھی سی بات تھی کہ اسی کتاب پاک کی رو سے وہ لوگ جو خدا کی راہ میں آخر دم تک جان لڑاتے لڑاتے اس سرائے فانی سے کوچ کریں۔ مُردے نہیں کہلاتے بلکہ وہ تو ایسے زندہ ہوتے ہیں کہ انھیں زندہ جاوید کہنا بیجا نہ ہوگا۔ عوام کالانعام کو انکی زندگی کا شعور نہ ہو یہ دوسری بات ہے (ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ ط بل احیاءٌ ولٰکن لا تشعرون) ان کے دنیا سے اٹھنے پر دنیا انکو روتی ہے مگر وہ خوش خوش اپنے مولیٰ کے جوار رحمت میں حیات جاودانی کے لطف اٹھاتے اور بزبان حال سے کہتے ہیں :-

زندہ جاوید ہے کُشتہ ترا
کس کا ماتم ہے مرے احباب میں ؟

سو یہ حیات جاودانی ایک مسیح علیہ السلام کیا خدا کے سبھی راستبازوں کو ملتی ہے اور سب سے زیادہ ان کے سردار محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ملی جسکے فیوض و برکات کا سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ و جاری ہے۔ غیر تشریعی انبیا تو جُدا رہے۔ کوئی صاحب شریعت نبی بھی آج ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جسکی شریعت بنی نوع انسان کے متعلقاتِ حیات میں اتنا دخل رکھتی ہو۔ جیسا کہ شریعت محمدیہ کو حاصل ہے اور جو دنیا کے خاتمہ تک انسانی ضروریاتِ زندگی میں بلا تکلف ممکن العمل اور انپر بلا ترمیم و تنسیخ حاوی ہے۔ حتےٰ کہ دنیا کے آخری دنوں میں جس ہادی برحق کا آنا ضروری و مقدر تھا یعنی مسیح موعود یا مہدیٔ آخر زمان۔ وہ بھی آپؐ ہی کا فیوض یافتہ آپؐ ہی کا خادم شریعت اور آپؐ ہی کا بروز و بعثتِ ثانیہ بنکر آیا۔ (صلوٰۃ اللہ علیہما) ٭

حضرت مسیح کے لئے یہ زندگی کیا کچھ کم قابل فخر ہے کہ اسکے نام پر جو خدا کا برگزیدہ قرب قیامت میں آئے وہ ایک زندہ جاوید محبوب رب کا بھی بروز ہو اور اس طرح ہمیشہ ہمیشہ قائم رہنے والی شریعت کے ساتھ اس کو اہم نسبت حاصل ہو جائے پھر اسؑ کو مع جسم زندہ ماننے کا کیا نتیجہ جس کا نہ کوئی ثبوت نہ کچھ حاصل۔ بلکہ اس سے اور الٹے طرح طرح کے مفاسد عقلی و نقلی لازم آتے ہیں ؟ لیکن یہ عقیدہ باطلہ اور خیال خام کہ وہی مسیح ناصری ابتک زندہ ہے انہی لوگوں کے نزدیک کچھ قدر و قیمت رکھتا ہوگا جنھوں نے چودھویں کے چاند زندہ مسیح محمدی کو شناخت نہیں کیا۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس پاک وجود کی معرفت سے بہرہ اندوز سعادت ہوئے۔ اور آج خدا کے فضل سے یہی ایک قوم ہے جو سچے فخر سے کہہ سکتی ہے کہ ان کا مسیح تاقیامت زندہ ہے کیونکہ وہ اپنے متبوع و مطاع (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی طرح ایک دائمی شریعت کی تجدید و احیاء کے لئے آیا اور جب تک اس شریعت کے پیرو صفحہ ہستی پر رہیں گے ان دونوں کا نام خداداتی و خدانمائی کے آسمان پر شمس و قمر بن کر چمکتا رہے گا ٭

اے احمدی قوم! تیری قسمت اس لحاظ سے بلاشبہ قابل رشک ہے کہ تو مسیح و محمدؐ (علیہما الصلوٰۃ والسلام) کی آمد اول و آمد ثانی ہر دو پر ایمان لاکر خدا کی آخری جماعت کہلائی لیکن یاد رکھ تیری اس شاندار پوزیشن کی ذمہ داریاں بھی بڑی نازک ہیں۔ کیا تو سمجھتی ہے کہ کوئی قوم کسی فرستادۂ برحق کی صرف نام لیوا کہلا کر خدا کی نظر میں مقبول ہو سکتی ہے؟ حاشا و کلا۔ پس تیرا فرض ہے کہ تو ہر وقت اسکی پاک تعلیمات کو پیش نظر رکھے۔ اپنی زندگی کو اس تعلیم کا جیتا جاگتا نمونہ بنا کر دکھلائے۔ اور جن اغراض و مقاصد (احیاء و تجدید شریعت حقّہ) کو لیکر وہ دنیا میں آیا۔ انکی تکمیل و اشاعت میں پوری بیداری و مستعدی سے کوشاں رہے۔ اے محمدؐ و احمدؑ کے حقیقی غلامو! ہوشیار رہو کہ تم پر خدا کی حجت پوری ہو چکی ہے۔ ایسا نہ ہو تمہاری غفلت تمہیں دھکے دیکر زندوں کی صف سے نکالدے ہاں اگر تم نے فرض شناسی سے کام لیا۔ اور ان دونوں پاک وجودوں کے مقصد زندگی کو اپنا مدعائے حیات سمجھ کر۔ صبر و توکل اور ہمت و استقلال سے اپنا کام کرتے رہے تو پھر تم ہی خدا کے فرمانبردار بیٹے کہلاؤ گے اور تم ہی حیات مسیح اور حیات النبی کا زندہ ثبوت ہو گے۔ کیونکہ زندہ وہی ہے جسکے کام زندہ ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اصلاح کرنے اور طریق تقویٰ پر قدم مارنے کی توفیق بخشے۔ آمین ٭

## جلسہ سالانہ

پچھلے جلسہ کو نصف سال سے ایک مہینہ اوپر گزر گیا۔ اور اگلے جلسہ میں مہینہ کم ششماہی باقی رہ گئی ہے دنوں کو گزرتے کیا دیر لگتی ہے؟ جب ۷ مہینے چپکے سے نکل گئے۔ تو ۵ بھی ظاہر ہے اسی طرح ہوا ہو جائینگے۔ ہمیں آیندہ اجلاس انجمن ہائے مقامی کے موقعہ پر یہ سننے کی دلی تمنا ہے کہ فلاں و فلاں جگہ کی انجمنوں نے دوران سال تمام میں برابر باستقلال اپنے فرائض انجام دیئے اس قدر رقم مرکزی ضروریات کیلئے فراہم کر کے بھیجیں اتنے جلسے کئے یہ کچھ تبلیغی کارروائی کی۔ اور اپنی کارگزاری و حساب کتاب کی ایک باقاعدہ ریکارڈ رکھی۔ اگر ہم میں یہ سپرٹ نہ ہو تو [illegible] ٭

# سلسلہ احمدیہ میں خلافت کی ایک نئی دلیل

غیر مبائعین کہا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد سلسلۂ خلافت کا ثبوت اور آپ کے خلفاء کا وجود متحقق نہیں اور حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ اور صاحبزادہ صاحب خلیفہ نہیں کیونکہ خلیفہ کے لفظ کا اطلاق صرف دو شخصوں پر ہوتا ہے **مامور** اور **نیک بادشاہ** اور صاحبزادہ صاحب اور حضرت مولوی نور الدینؓ صاحب نہ تو مامور ہیں اور نہ بادشاہ۔ اس لئے اصطلاحی خلیفہ انھیں نہیں کہہ سکتے۔ گو غیر مبائعین کا خلیفہ کے مفہوم کو صرف دو شقوں میں منحصر سمجھنا خود ایک قابل بحث امر ہے اور ہیرے نزدیک بدلائل قویہ نہایت مردود بات ہے مگر اسوقت ہم غیر مبائعین کا یہ اصول تسلیم کرکے پھر سلسلہ احمدیہ میں خلافت اور آپ کے خلفاء کا وجود ثابت کرتے ہیں پہلے **نیک بادشاہ** کو لو غیر مبائعین کے نزدیک نیک بادشاہ خلیفہ ہوتا ہے۔ بہت اچھا ہم نے تسلیم کر لیا۔ ہم غیر مبائعین سے پوچھتے ہیں کہ تمنے بھی کبھی حضرت اقدس کا وہ الہام سنا ہے جو مشہور عام اور زبان زد خلائق ہو چکا ہے یعنی **بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے**۔ تم نے سنا ہے اور یقیناً سنا ہے اب بتاؤ کہ حضرت صاحب کے متبعین میں بادشاہ ہونگے یا نہیں؟ ہونگے اور یقیناً ہونگے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور حضرت اقدس کو بشارت دیتا ہے کہ تیرے متبعین میں بادشاہ ایک نہیں بلکہ کئی ہونگے اور پھر کشف میں حضرت اقدس نے ان بادشاہوں کو گھوڑوں پر سوار دیکھا۔ اور وہ بادشاہ بھی ایسے راسخ الاعتقاد متبع ہونگے کہ کپڑوں تک سے برکت ڈھونڈینگے۔ اب جبکہ الہام الٰہی بشارت دے رہا ہے کہ مسیح موعود کے متبعین نیک بادشاہ ہونگے اور تمہارا مسلمہ اصول ہے کہ خلیفہ کی شق اوّل نیک بادشاہ ہیں تو پھر تم کس طرح انکار کرتے ہو کہ مسیح موعود کا کوئی خلیفہ نہیں جب الہام الٰہی کہتا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت میں نیک بادشاہ ہونگے اور تم کہتے ہو کہ نیک بادشاہ خلیفہ ہوتا ہے تو ان دونو باتوں کو مدنظر رکھ کر تم کو اقرار کرنا پڑا کہ مسیح موعود کے بعد آپکے خلفاء ہونگے۔ اس کے بعد شق ثانی یعنی مامور کے متعلق ہمنے غور کرنا ہے سو واضح ہو کہ حضرت اقدس نے سبز اشتہار اور اس سے پہلے بھی کئی اشتہاروں میں ایک پیشگوئی بیان فرمائی ہے کہ میری اولاد میں سے ایک شخص مصلح موعود ہوگا۔ اور حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں کہ وہ میرا جانشین ہوگا۔ اس پیشگوئی پر ہمنے غور کیا اور مصلح موعود کی علامات پر تدبر کیا تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ صاحبزادہ صاحب وہی مصلح موعود ہیں مگر مولوی محمد علی اور ان کی جماعت نے اس بنا پر انکار کیا کہ مصلح موعود مامور ہوگا۔ اور میاں صاحب مامور نہیں۔ اس لئے وہ مصلح موعود نہیں۔ اور گو ان کا یہ عذر عذر لنگ ہے مگر ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ مصلح موعود مامور ہوگا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کا یہ عذر صحیح ہے لیکن ساتھ ہی ہم غیر مبائعین سے بادب التماس کرینگے۔ کہ اگر مصلح موعود کا مامور ہونا ضروری ہے اور وہ مصلح موعود جسے حضرت اقدس حقیقۃ الوحی میں اپنا جانشین تسلیم فرماتے ہیں۔ مامور ہوگا تو ساتھ ہی تمہارا یہ دعوٰی کہ مسیح موعود کا کوئی خلیفہ نہیں غلط ثابت ہو گیا اور فوراً تمہارے قول سے ہی حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت ثابت ہو گئی کیونکہ تم کہتے ہو کہ مصلح موعود جو مسیح موعود کا جانشین ہے وہ مامور ہوگا اور دوسری طرف تمہارا یہ اعتقاد ہے کہ خلیفہ کی دوسری شق مامور کا وجود ہے سو جب مصلح موعود مسیح موعود کا جانشین مامور ہوگا۔ اور خلیفہ تمہارے اعتقاد میں مامور ہوا کرتا ہے تو نتیجہ نکلا کہ مسیح موعود کے خلفاء بھی ہیں اور یہ کہنا کہ چونکہ مسیح موعود خود خلیفہ ہیں اس لئے آپکے خلفا نہیں ایک غلط اصول ثابت ہوا۔ غرض غیر مبائعین کے نزدیک خلیفہ صرف **مامور** اور **نیک بادشاہ** کو کہتے ہیں سو یہ قول تسلیم کرکے ہم کہتے ہیں کہ مسیح موعود کے خلفاء ہیں کیونکہ بقول تمہارے مصلح موعود مامور ہوگا۔ اور حقیقۃ الوحی میں حضرت اقدس اسے اپنا جانشین کہتے ہیں۔ اگر خلیفہ سے مراد نیک بادشاہ ہے تب بھی سلسلہ احمدیہ میں خلافت ہے کیونکہ حضرت اقدس کو الہام ہوا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ سو خلیفہ کا کوئی سا مفہوم کیوں نہ لو ہر مفہوم کے لحاظ سے مسیح موعود کے خلفاء کا وجود متحقق ہے

سید محمد اسحٰق از جالندھر

# کچھ مباحثہ شملہ کے متعلق

شملہ کا مباحثہ جو عرصہ دو ماہ سے مبائعین اور منکرین خلافت کے درمیان چل رہا تھا ختم ہو چکا ہے۔ مگر پریزیڈنٹ صاحب نے ابھی تک اپنا فیصلہ نہیں دیا۔ فیصلہ ہونے پر مفصل کیفیت ہدیہ ناظرین کی جائیگی۔ انشاء اللہ اس مباحثہ میں ابتدائی تقریر مبائعین کیطرف سے تھی اور ان کا حق تھا کہ جواب الجواب کے لئے ان کو موقعہ دیا جاتا۔ مگر پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے جو تقریریں ہو چکی ہیں وہی کافی ہیں اور اگر مزید تشریح کی ضرورت ہوئی تو میں طرفین سے دریافت کر لوں گا چنانچہ ایک روز طرفین کو بلا کر انھوں نے متنازعہ فیہ مسائل کے متعلق جرح کر لی اور نوٹ لے لئے۔ مباحثہ ختم ہونے کے بعد حکیم محمد حسین صاحب نے اتوار واقعہ ۱۱ جولائی کو ایک پبلک لکچر دیا۔ سنا گیا ہے کہ چند منکرین جو ہیں انکو ملا کر چالیس پچاس کا مجمع تھا۔ مبائعین میں سے سوائے ایک شخص کے اور کوئی نہیں گیا۔ لکچر کے ختم ہونے پر بابو عبد الحق صاحب نے بھی مختصر سی تقریر کی۔ ہر دو کا ماحصل یہ تھا۔ کہ حضرت صاحب گزشتہ مجددین کیطرح ایک مجدد ہیں اور ان کو سوائے فضیلت اور کوئی خصوصیت حاصل نہیں۔ حکیم صاحب نے تو ظلی اور بروزی نبوت کا بھی ذکر نہیں کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر قسم کی نبوت سے انکاری ہیں۔ صدر جلسہ شیخ محمد عمر صاحب وکیل تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ چونکہ میں مباحثہ میں ثالث ہوں اور ابھی تک فیصلہ نہیں دیا اس لئے میں اپنی رائے ان تقریروں کے متعلق نہیں دے سکتا سنا گیا ہے کہ ان تقریروں سے غیر احمدی سامعین بہت خوش ہوئے اور اختتام جلسہ پر بابو عبد القادر صاحب حکیم صاحب سے بڑے تپاک سے ملے اور التجا کی کہ ایک ہفتہ ہمارے مہمان رہجاؤ۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہ بابو صاحب سلسلہ کے پرانے دشمن ہیں۔ بیرونجات سے مولوی بلا کر ہمارے خلاف وعظ کراتے رہے ہیں اور حتی الوسع لوگوں کو ہمارے ساتھ ملنے سے روکتے رہتے ہیں۔ غرض کوئی موقعہ مخالفت کا ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ چنانچہ اس مباحثہ کے دوران میں بھی سنا

گیا ہے کہ پریزیڈنٹ صاحب کو ایک کتاب حضرت صاحب کے خلاف لکھی ہوئی پیش کی تھی۔ کیا یہ حیرانی کی بات نہیں کہ وہ لوگ جو سلسلہ کے مخالف ہیں اور ہمیشہ اسکو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں وہ منکرین کے یار بنگئے ہیں انکے ساتھ محبت سے پیش آتے ہیں اور دعوتیں دیتے ہیں۔ کیا یہ وہی لوگ نہیں ہیں جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک ہمارے دشمن بنے ہوئے تھے اور کسی قسم کی نیکی کا سلوک ہم سے پسند نہیں کرتے تھے۔ ہم کو بے ایمان اور ملحد سمجھتے تھے اور مسلمانوں کا سا برتاؤ ہمارے ساتھ جائز خیال نہ کرتے تھے مگر کس قدر افسوس ہے کہ منکرین کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ اب وہ یکایک ان سے کیوں ملنے لگ گئے۔ وہ پیشتر اوروں کو ہمارے لکچروں میں شامل ہونے سے روکتے تھے مگر اب منکرین کی تقریریں خود سُننے آتے ہیں۔ غور کرکے دیکھ لو۔ اس کا یہ سبب تو ہرگز نہیں کہ اب وہ احمدیت کے نزدیک ہو گئے ہیں پس لامحالہ یہی ہو سکتا ہے کہ منکرین کا قدم کچھ ارتداد کیطرف ہو گیا ہو۔ ان کے مُنہ سے اب وہ اعتقادات وخیالات نہیں سُنتے۔ پہلے جو ان کو بُرے معلوم ہُوا کرتے تھے اس لئے وہ خوش ہیں۔ مجھے خود کئی غیر احمدی دوستوں نے کہا ہے کہ منکرین کے وہ خیالات نہیں جو پیشتر تھے۔ اُنھوں نے اپنے اعتقادات میں تبدیلی کرلی ہے اور آہستہ آہستہ احمدیت سے برگشتہ ہو کر ہمارے نزدیک آتے جاتے ہیں۔ اگر سچ پوچھو تو حق یہی ہے اور واقعات کو مدنظر رکھ کر اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اور جگہوں کو جانے دو۔ میں شملہ کے پُرانے اور سرکردہ منکرین سے پوچھتا ہوں۔ کیونکہ ہمیں وہاں کے لوکل حالات سے پوری آگاہی نہیں۔ آپ خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر قسمیہ شہادت دیں کہ کیا یہ سچ نہیں کہ شملہ میں بابو عبدالقادر صاحب ہمارے سخت مخالف ہیں۔ اور کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ کے زمانہ تک یہی حال تھا۔ وہ ہمارے لکچروں میں نہیں آتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی آنے سے روکتے تھے۔ اگر یہ ساری باتیں سچ ہیں اور بالکل سچ ہیں تو خدارا سوچو کہ اب جو وہ آپ کے ساتھ اس طرح پیار اور محبت سے ملتے ہیں تو سمجھیں آپ جادۂ حقیقت سے پھسل تو نہیں گئے۔ عبرت!!

مبائعین میں سے جو ایک دوست اس لکچر میں شامل ہوئے وہ خدا کے فضل سے مسئلہ خلافت میں پختہ طور پر ہمارے ساتھ ہیں۔ البتہ نبوت وغیرہ کے بارے میں ابھی انکی پوری تسلی نہیں ہوئی۔ اس سے تحقیق کے طور پر وہ طرفین کے دلائل سُنتے رہتے ہیں۔ یوں تو وہ کئی بار اقرار کر چکے ہیں کہ ہمارے دلائل زبردست ہیں مگر ایک حجاب ہے جو ابھی تک دور نہیں ہوا۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حق کے سمجھنے اور اسپر استقلال سے قائم ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

برکت علی سکرٹری
انجمن احمدیہ شملہ ۱۵ جولائی ۱۵ء

## مختصر کیفیت جلسہ ملسیاں

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں کل جلسہ ملسیاں سے واپس آیا ہوں۔ اگرچہ اس جلسہ کی تحریک ایک احمدی نائب تحصیلدار مقیم ملسیاں کیطرف سے تھی۔ مگر غیر احمدی بہت شامل تھے۔ اس لئے جب تھوڑے دن جلسہ میں رہے تو غیر احمدیوں نے کہا کہ ہمارے علماء کا بھی اس جلسہ میں شامل ہونا ضروری ہے اسی لئے انھوں نے ایک مولوی صاحب جالندھر سے بُلائے اور ایک امرتسری مولوی ثناء اللہ صاحب آئے اسکے مقابل میں جماعت احمدیہ کے واعظ بھی پہلے پہنچ چکے تھے جن کے نام نامی یہ ہیں حافظ محمد جمال احمد صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب بھینی والے۔ یقیناً خیال فرمائیے گا۔ کہ اسوقت وہی سماں تھا۔ جسوقت لشکر اسلام برائے گفتگو شاہ ایران کے خیمہ میں گئے تھے۔ اور تلواریں رسیوں سے بندھی ہوئی تھیں کیونکہ فریق مخالف کے واعظ لباس فاخرہ پہنے ہوئے تھے مگر میں حضرت خلیفۃ ثانی کی دُعاؤں کے نتیجہ سے اپنے ایمان میں ترقی پاتا ہوں کہ وہی نتیجہ لشکر اسلام کا برآمد ہُوا۔

۱۱۔ ماہ حال کو ۱۱ بجے جلسہ شروع ہُوا اور احمدی علماء کی تقریر شروع ہوئی۔ ایک گھنٹہ بعد جب جالندھری صاحب کو کہا گیا تو انھوں نے کہا میں شام کو تقریر کروں گا۔ اسپر دوسرے احمدی صاحب نے تقریباً ڈیڑھ بجے تک تقریر کی اور جلسہ برخاست ہوا۔ شام کے وقت جالندھری نے بہت کچھ اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کئے

اگلے روز امرتسری نے دو اعتراضات بہت زور سے پیش کئے۔ اول پیشگوئی احمد بیگ والی۔ دوم۔ دُعا لینے والی۔ کہ میری موت کی پیشگوئی کی تھی اور میں اب تک زندہ ہوں۔ بعدہٗ حافظ صاحب نے وفات مسیح کا مسئلہ بہت وضاحت سے بیان فرمایا۔ مولوی عبداللہ صاحب جالندھری کے ایسے جوابات دیئے کہ وہ مبہوت ہوگیا۔ پھر اس کو تیس منٹ کا وقت دیا گیا جس میں وہ صرف دس منٹ گفتگو کر سکا۔ بعد اس کے امرتسری نے پھر وہی اعتراضات پیش کئے اور چند اور باتیں بنائیں۔ انکے جواب کے لئے حافظ صاحب دوسرے وقت کھڑے ہوئے۔ اول اعتراض کا جواب شرطی پیشگوئی ٹھہرا کر صفائی سے دیا گیا۔ دوسرے میں اسکی تحریر کا حوالہ دیکر اس کا مباہلے سے گریز ثابت کیا۔ جس سے انکی ایمانداری کا ثبوت ملتا ہے کیونکہ امرتسری نے اسوقت صاف انکار کر دیا کہ میں نے تو کچھ کہا ہی نہیں۔ حافظ صاحب نے فرمایا۔ اچھا بحث سے تو فیصلہ ناممکن ہے اب میں بذات خود بحیثیت ایک ادنیٰ خادم مسیح موعود علیہ السلام ہونے مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ اور میں یہ بھی زور سے کہتا ہوں کہ مولوی صاحب کبھی بھی مباہلہ کے لئے تیار نہیں ہونگے۔ اور کبھی نہیں ہونگے اسوقت امرتسری صاحب کی حالت وہی جان سکتے ہیں جو احباب جلسہ میں موجود تھے اور مولوی صاحب کو دیکھ رہے تھے۔ بعد اختتام جلسہ پر مولوی صاحب نے اپنے ایک شاگرد کو اکسایا۔ وہ مباہلہ کے لئے تیار ہوگیا۔ اسکو جواب دیا گیا کہ مطالبہ مولوی صاحب سے ہے تجھ سے نہیں۔ غرضیکہ میدان خداوند تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعت کے ہاتھ رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

عمرالدین سکرٹری جماعت احمدیہ صریح تحصیل نکودر
ضلع جالندھر ۱۴ جولائی

## ضلع گجرات کے ایک مشہور غیر احمدی مولوی سے مباحثہ اور احمدیت کی فتح

۵ جولائی ۱۵ء کو موضع کہیٹر میں صوبیدار سید تاج شاہ صاحب کی تحریک پر احمدیوں کا ایک جلسہ تھا۔ جس پر حافظ

غلام رسول صاحب وزیرآبادی حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح مامور تھے۔ فریق مخالف نے مباحثہ کی تحریک کی تھی۔ جس پر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مولوی غلام احمد صاحب ڈگوی کو جو فریق مخالف کی طرف سے مباحثہ کے لئے تجویز ہوئے تھے عربی زبان میں ایک خط لکھا۔ جس پر مولوی صاحب مذکور ایسے گھبرائے کہ کڑکتی دھوپ میں دوپہر کے وقت مولوی محمود گنجوی کو جو اس نواح میں عالم اجل مانے گئے ہیں بلانے کے لئے روانہ ہو گئے اور کہہ گئے کہ جواب ہم پھر آ کر دینگے۔ جواب کے انتظار تک ہم سب احمدی سکنہ تہال بھی جلسہ کہیڑ میں جا کر شامل ہو گئے۔ جہاں اول میاں مہرالدین صاحب سکنہ لالہ موسٰے نے تقریر کی۔ بعدہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے تفسیر سورۂ فاتحہ میں گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر فرما کر حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ آخر میں حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے اپنے وعظ سے حاضرین جلسہ کو خوش کیا۔ اور ۶ تاریخ کے جلسہ کا اعلان کیا۔ اتنے میں تہال سے ایک سوار پہنچا کہ مولوی محمود گنجوی اور مولوی شیخ عبداللہ اور بعض اور علماء ارد گرد کے احمدیوں سے مباحثہ کرنے کے لئے آ گئے ہیں اور بلاتے ہیں چونکہ رات ہو چکی تھی۔ اس لئے رات وہیں رہے اور صبح مستورات کی درخواست پر ائیں حافظ صاحب وزیرآبادی نے تبلیغی وعظ فرمایا۔ اور اس کے بعد تہال میں مع سب دوستوں کے آ گئے۔ اتنے میں ہمارے عربی خط کا جواب بھی نہایت ہی مختصر آ گیا جو بالکل بے معنی تھا۔ الغرض ۱۲ بجے کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ اور ہماری طرف سے شرائط مباحثہ کا سوال پیش ہوا۔ مگر عادت قدیم کے طور پر فریق مخالف پہلو تہی کرتا رہا ہم نے زیادہ اصرار مناسب نہ سمجھا۔ آخر ہماری طرف سے باتفاق رائے مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی صدر جلسہ اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مناظر قرار پائے۔ اور فریق مخالف نے مولوی محمود گنجوی کو سب مولویوں میں مقابلہ کے لئے چنا۔ اور سید عالم شاہ صاحب کھاریاں والے کو صدر جلسہ منتخب کیا۔ اور بحث شروع ہوئی سب سے اول حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے ہماری طرف سے بحیثیت پریزیڈنٹ فرمایا کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ موقوف ہے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر اس لئے میرے نزدیک سب سے اول حیات ممات کے مسئلہ پر بحث ہونی چاہیئے۔ بعدہٗ دعاوی حضرت اقدس پر گفتگو ہوگی۔ اس پر مولوی گنجوی نے کہا۔ وفات مسیح اور دعوے امامت میں تناؤ لزوم کیا ہے جو اس بحث کو پہلے لیا جائے جس کا جواب حسب مطالبہ تحریری طور پر عربی میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے دیا۔ اور فرمایا کہ اسے پڑھ کر لوگوں کو سنا دیا جاوے۔ مگر وہ عربی کچھ ایسی مشکل تھی جس کا کچھ حصہ مولوی مذکور بالکل نہ پڑھ سکتے تھے۔ آخر بہت اصرار پر بھی پڑھ کر نہ سنا سکے۔ اور اسپر اپنی قلم سے صرف اتنا لکھ دیا۔ کہ ”هٰذَا تقرير ليس فيه جواب“۔ اور پیچھا چھڑایا۔ حاضرین جلسہ کے اصرار پر بالآخر مباحث فریق مخالف نے دلائل وفات مسیح کے بابت قید پیش کرنیکی اجازت دی کہ وقت معینہ میں صرف ایک ہی آیت پیش کی جاوے نہ زیادہ ہمارے لئے یہ مقید نہ تھی۔ مگر ان کے اصرار پر اس کو منظور کر لیا۔ چنانچہ مولوی صاحب راجیکی نے وفات مسیح پر دلائل عقلیہ و نقلیہ میں چھ سات آیات قرآن کریم سے پیش کیں۔ جن پر فریق مخالف کا مولوی جرح قدح کرتا رہا۔ جو ساتھ ساتھ توڑ دیئے جاتے رہے۔ مگر وہ ہمارے دلائل کو نہ توڑ سکا۔ اور نہ اس نے تسلیم کیا۔ بلکہ الٹا لوگوں کو مغالطہ دینا چاہا۔ اس پر حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے فرمایا کہ میں قسم اٹھا کر علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ آیات پیش کردہ سے وفات مسیح علیہ السلام ثابت ہوتی ہے اور یقیناً ہوتی ہے۔ اگر آپ کے نزدیک ان سے وفات مسیح کا ثبوت نہیں ظاہر ہوتا۔ تو آپ بھی میری طرح لوگوں کے سامنے اسی طرح قسم کھائیں۔ جس پر مولوی گنجوی نے فرمایا کہ میں جھوٹی قسم نہیں کھاتا۔ اسپر مولوی صاحب راجیکی نے فرمایا۔ الحمد للہ۔ مولوی صاحب نے ہمارے حق میں ڈگری دیدی کیونکہ انھوں نے سمجھ لیا ہے کہ ان آیات سے میرا مدعا یعنی حیات مسیح ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اگر میں قسم کھاؤں تو یہ قسم جھوٹی ہوگی۔ مناظر فریق مخالف کے قسم نہ اٹھانے پر مباہلہ کی صورت بھی پیش کی گئی مگر اس نے انکار ہی کیا۔ اور فرار کی راہ اختیار کی۔ آخر ہمارے صدر جلسہ حافظ غلام رسول صاحب نے فرمایا کہ میں یقین دلاتا ہوں کہ جتنے دلائل ہماری طرف سے پیش ہوئے ہیں ان سے وفات مسیح بوضاحت تمام ثابت ہوتی ہے اور فریق مخالف کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اور نہ وہ ہمارے دلائل کو توڑ ہی سکا۔ بلکہ بعض آیات پیشکردہ پر جرح بھی نہیں کر سکا۔ اسپر فریق مخالف کے مناظر نے سکوت اختیار کیا۔ تو اسے کہا گیا کہ آپ اب حیات مسیح کے دلائل پیش کریں ہم جرح کرینگے۔ جس پر انکے صدر جلسہ سید عالم شاہ صاحب نے فرمایا۔ بیشک ایسا ہی ہونا چاہیئے اور اسپر مولوی گنجوی مناظر فریق مخالف اور ان کے رفقاء نے سخت ناراضگی ظاہر فرمائی۔ اور جلسہ کو دوسرے دن پر ملتوی کیا جس کے یہ معنے تھے کہ تاب مقابلہ نہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حالانکہ حضرت مولنا مولوی فضلدین صاحب نے بھی بہتیری کوشش کی۔ کہ حیات مسیح کے دلائل جیسا کہ شاہ صاحب فرماتے ہیں پیش کرو۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا +

عاجز محمدالدین سکرٹری جماعت احمدیہ تہال ضلع گجرات
۷ جولائی ۱۹۱۵ء

## مباہلہ — لعنت اللہ علی الکاذبین

۱۳۔ جون ۱۵ء کے اخبار پیغام لاہور نے ایک میرزا نذر علی المعروف بہ شیخ ہدایت اللہ سوداگر پشاور۔ کا ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں نے کسی غیر مبائع سے مباہلہ کیا ہے۔ کب۔ کس بات پر۔ کس کے سامنے۔ اس کا ذکر تک نہیں۔ ہاں نتیجہ بتا دیا ہے کہ میرا عزیز فرزند قاضی محمد ایوب جو وفات پا گیا ہے پس یہ مباہلہ کا اثر ہے سو اس کا جواب عرض ہے

(۱) میں نے کوئی مباہلہ ہرگز ہرگز کسی کے ساتھ نہیں کیا۔ نہ کسی غیر احمدی سے نہ کسی احمدی نما منکر سے +

(۲) اگر میں نے ایسا مباہلہ کیا ہے تو کب اور کس کس کے سامنے۔ اور کس بات پر ؟ اور کس قدر لوگ اسکی حلفاً شہادت دینے کو طیار ہیں ؟ اور الفاظ مباہلہ حلفاً تحریر کئے جاویں +

(۳) کوئی فرضی مضمون جو ۱۳ جون ۱۵ء کے اخبار میں نذر علی نے میری طرف منسوب کیا ہے۔ اس کا ثبوت دو گے کہاں اور کب شائع ہوا ؟ اور اخبار الفضل قادیان کے اس کے پرچہ کے کس کالم میں ہے ؟ آپکی منسوب کردہ عبارات جو میری طرف سے درج اخبار پیغام لاہور ہیں۔ ثابت کر دکھاتے لکھیں۔ اور وہ حسب ذیل ہیں :۔

(۱) وہ (قاضی محمد یوسف احمدی) مفتری نادم ہو کر شرمندہ ہوتا۔ تمردی اور کبر سے پیش آیا۔ اور حدلکے کارخانہ کا ٹھیکدار

[illegible] بنکر اس نے مجھکو مباہلہ کی طرف بلایا۔ اور ایک مضمون بغرض اندراج قادیان کے اخبار الفضل میں بھیجدیا۔ جو الفضل ۱۱ مئی ۱۹۱۵ء میں چھپا ہے۔ اس میں مجھکو لکھا ہے۔ کہ تم قسم اٹھاؤ اور حلف کرو کہ یہ گفتگو ہمارے اور تمہارے درمیان نہیں ہوئی اور میں نے اس کے خلاف کہا تو میرے (قاضی محمد یوسف) پر اور میری اولاد پر عذاب نازل ہو۔

(۲) آخر اس نے اپنے چیلنج میں میری اولاد پر نازل ہو۔ کے الفاظ کس نے بڑھائے۔ کاش وہ الناس لکھتا کہ میرے پر عذاب نازل ہو۔ اولاد کا لفظ نہ ایزاد کرتا۔

ذرا خط کشیدہ عبارات میرے مضمون مندرجہ الفضل قادیان مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۱۵ء میں دکھاؤ۔ اور تم پر رات کا کھانا حرام ہے اگر نہ دکھاؤ۔ اور تم ہرگز نہ دکھا سکو گے۔ ان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

(۳) جس مضمون کا ذکر تم کرتے ہو۔ اور حوالہ درج اخبار کرتے ہو وہ تو ۱۱ مئی ۱۹۱۵ء کا شائع شدہ ہے حالانکہ میرا عزیز محمد ایوب ۴ مئی ۱۹۱۵ء کو کئی دن بیماری میں مبتلا رہ کر فوت ہو چکا تھا۔ یعنی مضمون زیر حوالہ سے قریباً ایک ہفتہ قبل۔ ہاں اگر مباہلہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے کہ مباہلہ تو بعد کا ہے اور اثر مباہلہ سے ایک ہفتہ قبل ہی ایک سالہ بچہ رخصت ہو جائے تو یہ مباہلہ تمہاری کسی جدید شریعت نے ایجاد کیا ہوگا۔ ورنہ قرآن کریم اور احادیث اور مسیح موعود کے کتب سے تو اس قدر ثبوت ہے۔ مباہلہ اول شائع ہو۔ اور اس کا اثر بعد میں کسی خاص میعاد کے اندر ظاہر ہو۔

(۵) کیا تمکو یقین ہے کہ اس مضمون کی اشاعت سے قبل کوئی مباہلہ ہوا ہے اور اگر ہوا ہے تو تم حلفاً چار گواہ شرعی پیش کر سکتے ہو۔ ورنہ خود چار بار سورۃ نور کے ماتحت حلف اٹھا کر کہہ سکتے ہو۔ اور اگر نہیں تو تم سے بڑھ کر کذاب دنیا میں کوئی نہیں۔

(۶) عبد الاحد اور محمد عمر افغان والے فرضی واقعہ کا ناول بھی تم جیسے مفتریوں نے بنایا ہے۔ ورنہ تم میں سے کوئی اور خاص کر محمد عمر جو اس وقت پشاور میں ہے تیس بار لعنت اللہ علی الکاذبین کہکر اخبار پیغام لاہور میں شائع کرے کہ دراصل میں نے کوئی مباہلہ کیا تھا جب تک تم خود یہ ثبوت نہ دو۔ یہاں بھی کذاب اور مفتری ہو۔

(۷) میں نے پشاور میں غیر مبائعین کو اپنے لڑکے کی وفات کی اطلاع نہ دی۔ اتہ یہ امر ثابت کرتا ہے۔ کہ ضرور مباہلہ ہوا۔ چہ خوش۔ یہی فہم اوندکا ہے۔

ذالک بانهم قوم لا یعقلون سورۃ حشر والی آیت کے مصداق انسان۔ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ لڑکا ہوتی مردان میں فوت ہوا تھا تم سے میری خواست جنازہ کرنا نہ جانتا تھا تم سے قطع تعلق تھا۔ تم نے ایک مبایع احمدی شیخ فضل الہی صاحب پشاوری کی لڑکی کے فوت ہونے پر جنازہ پر پہنچنے سے کیا اظہار خیالات کیا تھا۔ تمہارے بھائیوں کے خیالات مجھے معلوم تھے۔ پس تم جیسے بیوفا۔ اور گندے اخلاق کے لوگوں سے کیا توقع ہمدردی رکھ سکتا تھا۔ کہ اطلاع دیتا۔ تم میں سے بعض شریف دل انسانوں نے واقعی ہمدردی کی ہے۔ اور بعض محض شرارت کے طور پر میرے پاس تعزیت کے نام سے آئے اور بعض نے واپس جا کر چہ میگوئیاں کیں۔ اس سے کونسی امید اور توقع تھی۔ تم نے اپنی مضامین میں کونسی گندی گالی ہے جو ہمارے امام حضرت مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح موعود کو نہیں دی۔ اہل بیت نبوی کو نہیں دی۔ بزرگان ملت احمدیہ کو نہیں دی۔ خاص مجھکو نہیں دی۔ پس تم کو اور تمہارے جیسے لوگوں کو مرگ پسر کی اطلاع کرتا۔ یہ تو واقعہ وفات ہوتی مردان میں پیش آیا تھا۔ اگر پشاور میں بھی ہوتا تو تم اس وقت بھی مجھ جیسے انسان سے توقع نہ رکھتے۔ کہ تمکو بلواتا اور اطلاع دیتا۔

(۸) تم جو مصداق آیت لا یقاتلونکم جمیعاً الا فی قری محصنۃ او من وراء جدر ہو۔ شیخ ہدایت اللہ صاحب سوداگر پشاور اور منشی صیف الدین صاحب کے نام سے مضامین تحریر کرکے مقابلہ کرتے ہو خود بیرو میدان بنکر مضامین اپنے نام سے شائع کیوں نہیں کرتے۔ شیخ ہدایت اللہ صاحب سوداگر پشاور نے میرے سامنے اور ایک غیر احمدی دوست کے سامنے قرآن کریم ہاتھ میں لیکر حلفاً بیان کیا ہے کہ جو مضامین ۲ اپریل ۱۹۱۵ء اور ۱۳ جون ۱۹۱۵ء کو اخبار پیغام لاہور میں شائع ہوئے ہیں۔ ہرگز میرے تحریر شدہ نہیں۔ اور نہ مجھکو انکی سخت کلامی اور بہتان سے اتفاق ہے۔ اس وقت شیخ صاحب کے ہاتھ میں قرآن کریم تھا۔ اور اس کے حلف کو اٹھا کر بیان کیا۔ قاضی فضل الہی صاحب سے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ منشی غلام حسین صاحب احمدی ساکن مردان سے کہا کس لعنتی اور ملعون نے یہ مضامین تحریر کئے ہیں۔ کیا اب تم اس کا حلفیہ بیان میرے تحریر کے مقابلہ میں میرے الفاظ دکھا کر شائع کر سکتے ہو۔ کہ اس نے تمہارے فرضی مضامین کو اپنا خیال کیا ہے۔ اگر نہیں تو کیا تم چار بار لعنت اللہ علی الکاذبین کی حلف اٹھا کر کہہ سکتے ہو کہ یہ مضامین تمہارے نہیں ہیں۔ شیخ ہدایت اللہ صاحب کے ہیں۔ یاد رکھو کہ تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے۔ کیونکہ تم کذاب اور دروغگو ہو۔

کیا اچھا ہوتا کہ تم بہتان اور افترا کو چھوڑ کر صداقت سے مقابلہ کرتے اور ہم دیکھتے کہ تم کو کہاں تک علم صحیح اور واقفیت سے ہمارا مقابلہ کر سکتے ہو۔ میں حیران ہوں کہ حضرت مولینا مولوی غلام حسن خان صاحب احمدی جیسے بزرگ کے درس قرآن میں روزمرہ شامل ہو کر اور ان کے صحبت میں رہکر تم نے بھی کذب بہتان اور مفتریات کی اشاعت کا سبق سیکھا ہے۔ اور یہی اخلاق درس قرآن کریم میں دس سال سے حاضر ہو کر سیکھتے رہے ہو مجکو صرف مجبوراً آپکے الفاظ واپس کرنے پڑتے ہیں۔ ورنہ ہم ایسی سخت کلامی طریق کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور ان مفتریات کی اشاعت کا فیصلہ مولا کریم کے ہاتھ میں دیتے ہیں کہ وہی اپنے زبردست ہاتھ سے تمکو وہ سزا دے جس کے تم بسبب افتراؤں کے مستحق ہو۔ آمین والسلام

(قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور)

## مباحثہ بلب گڈھ کے واقعات

جناب اڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرصہ چند روز کا گذرا کہ ایک رپورٹ حکیم محمد حسین صاحب نے بلب گڈھ سے بھیجی تھی جس میں ایک غیر احمدی مولوی صاحب سے مناظرہ کرنے اور اس کے شکست کھا کر فرار کرنیکا ذکر تھا۔ مگر افسوس کہ آجتک آپ اسکو چھاپ نہ سکے۔

آج اہلحدیث مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۱۵ء میں ایک مضمون زیر سرخی "بلب گڈھ میں قادیانیوں کی شکست" میری نظر سے گذرا جس کے راقم محمد ابراہیم عارف مدرس مدرسہ عظمت الاسلام بلب گڈھ ضلع گوڑگاؤں ہیں تمام حالات مناظرہ وغیرہ تو رپورٹ سے واضح ہو جاوینگے۔ کہ مولوی بشیر احمد صاحب اور ان کے ساتھی محمد اسمٰعیل صاحب نے کیا کچھ داد مردانگی دی۔ میں اس مختصر تحریر میں صرف ان کے خلاف واقعہ باتوں کی تردید کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے مضمون مندرجہ اہلحدیث میں لکھی ہیں۔

(۱) مناظرہ کا چیلنج کسی نے نہیں دیا۔ بلکہ مدرس مذکور آئے دن شکستیں کھا کھا کر لاجواب ہو کر بہوت و پریشان ہو گیا تھا۔

(۲) ہزار روپیہ کے اشتہار کا ذکر لفظ توفی کی نسبت جبکہ خدا فاعل ہو اور ذی روح مفعول ہو۔ اور باب تفعل سے تو سوائے قبض روح کی اور کوئی معنے نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اس کی نسبت حضرت مسیح موعود جو انعام ابتدائے دعوی سے ہمیشہ پیش فرماتے رہے اور کسی غیر احمدی کو جرات نہ ہوئی کہ وہ انعام حاصل کر سکے اور

ہمارا مولوی قیامت تک قائم ہے۔ جو چاہے مقابلہ کر لے۔

(۳) مسلمانان بلب گڈھ نے کسی مولوی کو نہیں بلایا بلکہ صرف مدرس مذکور نے خود بلوایا اور ان کا نام لکھدیا جو محض افترا ہے

(۴) ۳۰ جون کو لوگوں کے اصرار پر مخالف مولوی بمشکل تمام زبانی تقریروں پر راضی ہوئے۔ مگر ظہر و عصر کے درمیان جو تقریریں ہوئیں ان کا نتیجہ یہ نکلا کہ خدا بخش خیاط و حکیم فضل احمد صاحبان نے مولوی صاحب سے کہا کہ اگر آپ نے ابھی مناظرہ کو بند کیا تو ہم قادیانی ہو جائیں گے۔ تب مجبوراً مولوی شیر احمد صاحب بمشکل تمام آمادہ ہوئے اور رات کے ۱/۲ ۸ بجے سے ۱/۲ ۱۰ تک تقریریں ہوئیں جس میں حافظ صاحب نے ان کے دعوی اجماع برحیات مسیح دلیل (وان من اہل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ) کا پورا پورا رد کر دیا۔ اور مولوی صاحب سوائے فرار کے کوئی چارہ نہیں رہا۔ چنانچہ یکم جولائی ۱۵ء کی شام تک کو حافظ صاحب ۱/۲ ۲ دن قیام پذیر رہے اور ہم مولوی صاحب اور ان کے ہم مشرب لوگوں نیز مدرس مذکور سے بار بار مطالبہ واسطے مناظرہ کرتے رہے۔ مگر انہوں نے قطعی انکار کر دیا جس سے ثابت ہو گیا کہ بفضل خدا احمدی منتیاب ہوئے اور غیر احمدی مدرس و مولوی و اہل شہر کو شکست فاش ہوئی نہ کہ احمدیوں کو۔

(۵) اس ناخدا ترس مدرس نے یہ تو لکھدیا کہ چار احمدیوں نے تائب ہو کر رجوع الی الحق کیا مگر انکے نام نہ لکھ سکا۔ کیونکہ اس نے صرف خلاف واقعہ بیان کیا ہے اگر سچا ہے تو ان کے نام شائع کر دے جنہوں نے مخالف مولوی کے ہاتھ پر توبہ کی۔ برخلاف اس کے امر واقعی یہ ہے کہ بہت سے آدمی ہیں جو بفضل خدا روز بروز احمدیت کے قریب آ رہے ہیں۔

(۶) چونکہ بلب گڈھ کے لوگ ان مسائل کی سمجھ نہیں رکھتے جیسا قبل تقریر انہوں نے اقرار کیا تھا۔ اسواسطے انکا عقیدہ صرف اپنی مولویوں کے ہاں میں ہاں ملانا ہے اور بس ورنہ انکا کوئی عقیدہ نہ درست ہوا اور نہ بگڑا۔ اصل حقیقت کیواسطے رپورٹ ملاحظہ فرماویں۔ اور کہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

وزیر خان قادیان شریف

## بیعت خلافت

علی محمد۔ سید والہ ضلع منٹگمری | محمد۔ سید والہ ضلع منٹگمری
امام دین۔ " " | شیخ جلال الدین۔ سرگودہ

## فہرست وصایا

## (بقیہ ماہ اپریل و مئی و جون)

۹۶۲۔ مسمات احمد بی بی زوجہ مولوی محمد جی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور ۱/۳ حصہ موجودہ جائداد معہ مہر ۱۱ عـ ۲۳۰ کا بعد وفات زائد متروکہ۔

۹۶۳۔ میر امام الدین ولد پیرا ساکن بھیرو چیچی ضلع گورداسپور ۱/۱۰ حصہ موجودہ جائداد ۱۱۳۰ روپے کا اور بعد وفات زائد متروکہ جائداد کا۔

۹۶۴۔ محمد علی ولد امیرا گوجر ساکن بھیرو چیچی ضلع گورداسپور ۱/۱۰ حصہ موجودہ ۱۱۳۰ روپے کا اور بعد وفات زائد متروکہ جائداد۔

۹۶۵۔ مسمات رحمت بی بی زوجہ محمد بخش گوجر ساکن بھیرو چیچی ۱/۱۰ حصہ موجودہ جائداد للعہ ۱۴۰ روپے کا اور بعد وفات زائد متروکہ جائداد کا۔

۹۶۶۔ مسمات راجو زوجہ رحیم بخش ارائیں بھیرو چیچی ضلع گورداسپور ۱/۱۰ حصہ موجودہ جائداد ۱۱۰۰ روپیہ اور بعد وفات زائد متروکہ جائداد کا۔

۹۶۷۔ مسمات راجن زوجہ جوہرا ارائیں بھیرو چیچی ضلع گورداسپور ۱/۱۰ موجودہ جائداد عـ ۱۲ روپیہ اور بعد وفات زائد متروکہ جائداد۔

۹۶۸۔ عائشہ بی بی زوجہ جھنڈا آرائیں بھیرو چیچی ضلع گورداسپور ۱/۱۰ حصہ جائداد موجودہ عـ ۲۰ روپیہ اور بعد وفات زائد متروکہ جائداد۔

۹۶۹۔ مسمات فتح بی بی زوجہ سلطان علی ارائیں بھیرو چیچی ضلع گورداسپور ۱/۱۰ حصہ ۱۱۰۰ روپیہ اور بعد وفات زائد متروکہ جائداد کا۔

۹۷۰۔ مسمات نتھی زوجہ غلام محمد آرائیں بھیرو چیچی ضلع گورداسپور ۱/۱۰ حصہ موجودہ جائداد للعہ ۱۴۰ روپیہ اور بعد وفات زائد متروکہ جائداد کا۔

۹۷۱۔ راجو زوجہ غلام علی ارائیں ساکن بھیرو چیچی ضلع گورداسپور ۱/۱۰ حصہ موجودہ جائداد ۱۶۰ روپیہ کا اور بعد وفات زائد متروکہ جائداد کا۔

## اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحبؓ کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عـہ قسم دوم ۸ قسم سوم ۴۔ اصلی ممیرا قیمت عـہ ۱۰ روپیہ فی تولہ ہے۔

ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ خاص کر جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید ہے۔

## ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم کیلئے بہت مفید ہے بوقت صبح ہمراہ شیر گاؤ بقدر دانہ نخود استعمال فرماویں۔

## لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم اور ہر رنگ کی شہدی پشاوری بادامی سیاہ۔ سفید۔ سوتی ٹسری صافے ہر قیمت کے مل سکتے ہیں

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

## الفضل بک ایجنسی

کی معرفت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تصانیف موجودہ اور نیز مندرجہ ذیل رسائل اور کتابیں بذریعہ وی پی مل سکتی ہیں۔

حمائل شریف۔ مصری بنہایت نفیس مجلد ... ۸
ظہور المہدی۔ احمدیت کی تمام منقولی و معقولی بحثوں کا لب لباب سلیس و عام فہم زبان میں حجم ۲۵۰ صفحے۔ قیمت ... ۱۲
خطبات نور۔ ہر دو حصہ ... ۱۲
شان رحمت ... ۱
اسلام تبلیغ سے پھیلا یا بذریعہ شمشیر؟ ... ۲
معین المبلغین۔ کثیر المباحث آیات قرآنی مع حوالجات و معانی و استدلال ... ۱

مینیجر الفضل

۹۷۲۔ مسمات سلطان بی بی زوجہ عمر الدین ارائین ساکن بھیرو چیچی ۱/۱۰ حصہ للعہ اور بعد وفات زائد متروکہ۔
۹۷۳۔ " حسن بی بی زوجہ علی بخش گوجر ساکن " " " ۱۶۰ " "